کتاب نامۂ اندلس

اختر راهی

برصغیر پاک و هند میں اندلس اور اس کے اهل علم سے دلچسپی کی اپنی تاریخ ہے۔ مسلم دور اقتدار (۱۲۰٦ء ۔ ۱۸۵۷ء) میں فارسی تہذیبی زبان کی حیثیت رکھتی تھی مگر اندلس کی تاریخ کے حوالے سے اس کا دامن خالی ہے۔ نہ صرف یہ کہ برصغیر کے اهل قلم نے کچھ نہ لکھا بلکہ فارسی کی جنم بھومی ایران میں بھی اس موضوع پر کچھ زیادہ کام نہیں ہوا ۔ البتہ مسلم دور اقتدار میں بعض اندلسی اهل علم اور ان کے افکار کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی ۔ ان میں سرفہرست ابن عربی تھے ۔ برصغیر میں صوفیاء کے اثر و رسوخ کا نتیجہ تھا کہ ابن عربی کی کتابوں کی شرحیں لکھی گئیں (۱) ۔ فصوص الحکم اور فتوحات مکیہ علماء کے کتب خانوں کی زینت بنیں اور ابن عربی کے وجودی افکار برصغیر کی مسلم فکر کا جزو لاینفک بن گئے ۔ اس کے رد عمل میں حضرت مجدد الف ثانی کے صوفیانہ افکار نے جنم لیا تاهم حضرت مجدد کے عہد سے اب تک وحدت الوجود اور وحدت الشہود کے فلسفوں پر مسلسل لکھا جا رہا ہے اور یوں ابن عربی سے دلچسپی کا تسلسل برقرار چلا آ رہا ہے۔ تصوف کی گرم بازاری کے حوالے سے دوسرے صوفی مفکرین میں امام محمد غزالی کو قبولیت عام حاصل ہوئی ۔ اور ان کے توسط سے ، گو بالواسطہ ھی سہی ، ابن رشد کے بارے میں سوچا گیا ۔

مسلم اقتدار کے خاتمے اور برطانوی تسلط کے نتیجے میں اندلس سے دلچسپی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ مگر اس تبدیلی اور اس کی ماہیت کو سمجھنے کے لئے ہمیں اس کا تاریخی پس منظر جاننا ہوگا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی نے شاہ عالم ثانی (م ۱۸۰٦ء) کے دور میں سیاسی امور میں بالادستی حاصل کر لی تھی مگر عوام کو غیر ضروری طور پر برانگیختہ نہ کرنے کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے مغل بادشاہ کا وجود برقرار رکھا گیا۔ اسی پالیسی کے پیش نظر کمپنی نے برصغیر کے مسلم نظام تعلیم کو بدلنے کے بجائے اس کی سرپرستی شروع کی۔ ۱۸۱۳ء میں برطانوی پارلیمنٹ نے کمپنی کا نیا چارٹر منظور کرتے ہوئے اسے پابند کیا کہ وہ اپنے زیر اثر علاقوں میں ہندوستانیوں کی تعلیم کی ذمہ داری قبول کرے چنانچہ اس مقصد کے لیے ایک لاکھ روپے کی رقم مختص کی گئی۔ کمپنی نے مدرسہ عالیہ کلکتہ (بنیاد : ۱۷۸۱ء) اور سنسکرت کالج بنارس (بنیاد : ۱۷۹۱ء) کی مالی اور انتظامی حالت بہتر بنانے کے ساتھ مسلمانوں کے لیے ۱۸۲۳ء میں دھلی کالج قائم کیا۔ مگر یہ صورت حال کمپنی کے نوجوان ملازموں اور مسیحی مبلغوں کو پسند نہ تھی جو اپنی تہذیبی اور علمی برتری کا غرّہ رکھتے تھے چنانچہ کمپنی کے اندر ایک مضبوط گروہ بن گیا جو ہندوستانیوں کو مغربی علوم کی تعلیم ، اور وہ بھی انگریزی زبان میں ، دینے کے حق میں تھا۔ ۱۸۳۳ء میں اس گروہ سے وابستہ لارڈ میکالے کا تقرر گورنر جنرل کی مجلس منتظمہ میں بطور رکن امور قانون ہوا۔ میکالے بربنائے عہدہ تعلیمی کمیٹی کا سیکریٹری تھا۔ گورنر جنرل لارڈ بنٹنک فکری طور پر میکالے کا ہم نوا تھا . اس لیے جب ۱۸۳۳ء میں ایک بار پھر کمپنی کے چارٹر کی تجدید کا مرحلہ آیا تو میکالے نے تعلیمی معاملات سے متعلق اپنی

مشہور یادداشت لکھی جس میں اس نے مشرقی علوم و فنون کا مضحکہ اڑاتے ہوئے لکھا تھا (۲) :

”جب ہمیں ایک زبان کی تعلیم دینے کا اختیار حاصل ہے تو کیا پھر بھی ہم ان زبانوں کی تعلیم دیں گے جن میں مسلمہ طور پر کسی موضوع سے متعلق بھی کوئی ایسی قابل قدر کتاب نہیں ملتی جسے ہماری زبان کے مقابلے میں پیش کیا جائے ۔ جب ہم یورپین علوم پڑھانے کے معاملے میں بالکل آزاد ہیں تو کیا پھر بھی ہم ان علوم کی تعلیم دیں گے جو یورپین علوم سے جہاں مختلف ہیں ، وہیں ان کی لغویت بھی مسلمہ طور پر نمایاں ہے ۔

جب ہم ایک صحیح فلسفہ اور تاریخ کی سرپرستی کرنے پر قدرت رکھتے ہیں تو کیا وجہ ہے ہم سرکاری دولت کے صرف سے وہ طبی اصول پڑھائیں جن کو دیکھ کر انگلستان کا نعل بند بھی خفت محسوس کرتا ہے ۔ وہ علم ہیئت جس پر انگریزی اسکولوں کی بچیاں بھی خندہ زن ہوں گی ۔ وہ علم تاریخ جو تیس تیس فٹ لمبے قد کے بادشاہوں کے تذکروں سے بھرا پڑا ہے جنھوں نے تیس تیس ہزار سال تک حکمرانی کی ۔ وہ جغرافیہ جو شیرے ، راب اور مکھن کے سمندروں کے بیانات پر مشتمل ہے ۔ “

اس یادداشت نے انگریزی تعلیم کا راستہ ہموار کر دیا ۔ جدید تعلیمی نظام کے حوالے سے مسلمان واضح طور پر جدید اور قدیم دو مکاتب فکر میں بٹ گئے ۔ نواب عبد اللطیف اور سرسید احمد خان جیسے مصلحین جہاں انگریزی زبان اور جدید تعلیم کو ضروری خیال کرتے تھے ، وہاں علمائے کرام کا ایک بڑا حصہ اسے دین و ایمان

کے تقاضوں کے خلاف سمجھتا تھا اور علمائے کرام دینی ورثے کے تحفظ کے لیے قدیم نظام تعلیم سے چمٹے رهنے کو مناسب خیال کرتے تھے ـ دار العلوم دیوبند، مظاهر العلوم سہارنپور اور دوسرے بیسیوں مدارس اسی ثانی الذکر نقطۂ نظر کا اظہار کرتے هیں ـ

جدید نظام تعلیم مغربی علوم کی برتری اور برصغیر کے رهنے والوں کی تاریخ و ثقافت کی پس ماندگی کے تصورات پر مبنی تھا ـ جو مسلمان جدید تعلیم حاصل کر رهے تھے۔ انکا ایک طبقه جہاں اپنے ماضی سے کٹ گیا، وهیں ایسے اهل علم و فکر بھی سامنے آئے جنھوں نے گو مغربی تہذیب کے منابع یا مظاهر پر تنقید تو نه کی البته اپنے ماضی اور تاریخی ورثے کے بارے میں نصابی کتابوں کی غلط بیانیاں قبول نه کیں ـ ان جدید تعلیم یافته مسلمانوں کو ان منصف مزاج مغربی اهل علم کی تحریروں سے حوصله ملا جنھوں نے نه صرف مسلمانوں کے عہد آفریں کارناموں کو تسلیم کیا بلکه مغرب کی علمی و فنی پیش رفت میں اندلسی مسلمانوں کے کردار کی تعریف کی تھی ـ فرانسیسی مستشرق گستاؤ لی بان اور جرمن مصنف فان کریمر کا شمار ان هی منصف مزاج لوگوں میں کیا جا سکتا ہے ـ سید حسین بلگرامی نے گستاؤ لی بان کی تالیف کا ترجمه „تمدن عرب،، (۱۸۹۷ء) کے نام سے کیا ـ صلاح الدین خدابخش (م ۱۹۳۱ء) نے فان کریمر کو انگریزی کا جامه پہنایا اور مولوی جمیل الرحمن نے اردو میں ان کے تراجم کیے ـ

بیسویں صدی کے آغاز تک اندلس کی تاریخ پر جو کتابیں سامنے آئیں ـ ان میں ابو الفضل محمد عباس شروانی کی تاریخ اندلس (تالیف : ۹٦ ـ ۱۸۹۵ء) ، ماریا کالیکٹ کی تالیف کا ترجمه تاریخ اسپین (۱۸۹۸ء) جو سید محمد احمد بن محتشم الدوله نواب سید محمد خان بہادر (سرسید احمد خان کے بھتیجے) کی کاوش کا نتیجه

تھا، اور سٹینلے لین پول (۱۸۵۴ء ۔ ۱۹۳۱ء) کی تالیف Moors in Spain) کا اولین ترجمہ (از حامد علی صدیقی سہانپوری) کارنامۂ مور (تالیف : ۱۸۹۸ء) زیادہ نمایاں ھیں ۔ اسی عرصے میں سید امیر علی اپنی معروف کتاب A Short History of the Saracens (اولین اشاعت : ۱۸۹۹ء) کی تالیف میں مصروف تھے ۔ جس کا ایک حصہ اندلس کے لیے مخصوص تھا ۔ بعد میں اردو ترجموں کے ذریعے سید امیر علی کے خیالات اردو دان طبقے تک پہنچے (۳) ۔ ۱۹۰۰ء میں ابن جبیر کے سفرنامے کا ترجمہ حافظ احمد علی خان شوق نے کیا ۔

بیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں تاریخ اندلس کے حوالے سے اہم کتاب یوسف انتونیو کونڈے کی تالیف کا ترجمہ تھا ۔ یوسف انتونیو کونڈے نے کئی سال اسکوریال کے ذخیرۂ کتب سے استفادہ کیا تھا ۔ کونڈے کا ترجمہ محمد صدیق حسن نے کیا اور ۱۹۱۷ء سے ۱۹۱۹ء تک چار حصوں میں شائع ھوا ۔ ترجمہ پر نظرثانی کا فریضہ مولانا عبدالحلیم شرر نے انجام دیا تھا ۔ سٹینلے لین پول کی تالیف کے اولین ترجمہ کا ذکر کیا جا چکا ہے ۔ ۱۹۱۹ء میں اس کا دوسرا ترجمہ مولوی سید عبد الغنی وارثی (م ۱۹۱۸ء) کے قلم سے سامنے آیا ۔ مولانا سید سلیمان ندوی کے الفاظ میں "عربی ناموں کی صحت کے ساتھ ، یہ , نہایت صحیح ترجمہ" ہے (۳) ۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ Moors in Spain کے دونوں مترجم مختلف حیثیتوں میں مولانا شبلی نعمانی سے تعلق رکھتے تھے ۔ پہلے مترجم حامد علی صدیقی سہارنپوری انجمن ترقی اردو کے جائنٹ سیکریٹری اور مولانا شبلی کے مددگار تھے ۔ دوسرے مترجم مولوی عبد الغنی وارثی جن دنوں حیدرآباد دکن میں اسسٹنٹ اکاونٹنٹ تھے ، مولانا شبلی سے بہت قریب تھے ۔

بیسویں صدی کا تیسرا اور چوتھا عشرہ منشی محمد خلیل

الرحمن ، ان کے قابل فرزندان گرامی اور مولوی محمد عنایت اللہ کے تراجم کی وجہ سے اہم ہے۔ منشی محمد خلیل الرحمن سرادہ ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے مگر ان کی علمی زندگی کا بڑا حصہ لاہور میں گزرا اور یہیں کے دوران قیام میں ان کے بلند پایہ تراجم سامنے آئے۔ عربی زبان میں تاریخ اندلس پر سب سے مفصّل کتاب مقرّی کی نفح الطیب ہے جو چار جلدوں میں ہے اور نویں صدی کے آخر میں لکھی گئی تھی۔ منشی محمد خلیل الرحمن نے اس کا ترجمہ ۱۹۲۱ء میں شائع کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ایس۔ پی سکاٹ کی تالیف Histry of the Moorish Empire in Europe کا ترجمہ اخبار الاندلس کے نام سے تین جلدوں میں کیا۔ منشی صاحب نے اپنے مفید حواشی و تعلیقات میں مصنف کے ان اعتراضات اور فاش غلطیوں کی تصحیح بھی کی جو مصنف کے مذہبی نظریات یا ناواقفیت کی وجہ سے کتاب میں در آئی تھیں۔ منشی صاحب کا تیسرا کارنامہ پروفیسر ہنری لی کی تالیف The Moriscos of Spain کا ترجمہ تھا جو "مولدین" کے زیر عنوان شائع ہوا اور اپنے موضوع پر ایک جامع تالیف ہے۔

منشی صاحب ان تراجم کے علاوہ "الآثار الاندلس" اور "رجال اندلس" کے نام سے بھی کتابیں مرتب کرنا چاہتے تھے جو شاید حیطۂ تحریر میں نہ آ سکیں۔ ستمبر ۱۹۲۷ء کے ایک مضمون کے آغاز میں لکھتے ہیں (۵) :

"اندلس کے متعلق اپنی تالیفات کے سلسلہ میں ایک مدت سے یہ آرزو ہے کہ رجال الاندلس سے پہلے آثار الاندلس نکل آئے جس میں ان آثار کو لیا جائے جو اس وقت اندلس میں مسلمانوں کی یادگار ہیں۔ میں نے قریباً ایسے ڈھائی سو آثار ڈھونڈے ہیں مگر ظاہر ہے کہ اس کی تکمیل بغیر اندلس گئے

نہیں ہو سکتی ۔"

منشی محمد خلیل الرحمن کے ایک صاحبزادے پروفیسر نعیم الرحمن مدراس یونیورسٹی میں عربی و فارسی کے استاد تھے ۔ بعد میں الہ آباد یونیورسٹی سے منسلک ہو گئے تھے ۔ انہوں نے اپنے والد کی تقلید میں عبد الواحد مراکشی کی تالیف "المعجب فی تلخیص اخبار المغرب" کا ترجمہ خلافت موحدین (اشاعت : ۱۹۲۲ء) کے نام سے کیا ۔ منشی محمد خلیل الرحمن کے دوسرے صاحبزادے جمیل الرحمن بڑودہ کالج میں ایک سال عربی اور فارسی کے ریسرچ فیلو رہے پھر ۱۹۱۷ء میں دار العلوم حیدر آباد دکن سے منسلک ہوئے اور جب ۱۹۱۸ء میں دار العلوم،جامعہ عثمانیہ میں ضم ہو گیا تو وہ جامعہ عثمانیہ میں تاریخ کے معلم ہو گئے ۔ تاریخ اسلام پر ان کے متعدد مضامین اور تراجم شائع ہوئے جن میں اہم ترین ابن القوطیہ کی "افتتاح الاندلس" کا ترجمہ ہے۔ منشی محمد خلیل الرحمن کے تیسرے صاحبزادے معتضد ولی الرحمن تھے جو فلسفہ کا ذوق رکھتے تھے اور دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ سے منسلک تھے ۔

جس عرصے میں منشی محمد خلیل الرحمن اور ان کے صاحبزادے انگریزی اور عربی کتب کے تراجم میں مصروف تھے ۔ نامور مترجم مولوی محمد عنایت اللہ بھی اندلس کی تاریخ پر کام کر رہے تھے ۔ وہ اپنے زمانۂ طالب علمی میں ٹی ۔ ڈبلیو ۔ آرنلڈ کی معروف کتاب The Preaching of Islam کا ترجمہ کر چکے تھے ، جس میں اندلس کے حوالے سے اشاعت اسلام پر ایک باب شامل تھا ۔ مولوی محمد عنایت اللہ نے اندلس کے جغرافیہ پر کام شروع کیا اور اس سلسلے کا ایک مضمون مجلس مذاکرۂ علمیہ حیدر آباد میں پڑھا جو ۱۹۲۵ء میں مجلس کی روداد میں شائع ہوا تاہم دو سال بعد ان کی

جامع تالیف ,,اندلس کا تاریخی جغرافیہ،، شائع ہو گئی ۔ ترجمہ کے حوالے سے مولوی محمد عنایت اللہ نے ولندیزی مستشرق رائن ہارٹ ڈوزی (۱۸۲۰ء ۔ ۱۸۸۳ء) کی کتاب پسند کی جس کا فرانسیسی سے انگریزی ترجمہ Spanish Islam: A History of the Muslims in Spain کے نام سے ۱۹۱۳ ء میں شائع ہوا ۔ مولوی محمد عنایت اللہ کی رائے میں (٦) :

,,پروفیسر ڈوزی کی یہ کتاب پیچیدہ تاریخی واقعات کو آئینہ کرکے دکھاتی ہے لیکن افسوس ہے کہ ایک مسلمان اس کتاب کو اکثر جگہ سے پڑھ کر یہی کہے گا کہ مؤلف کی نیت فاسد اور طرز بیان جگر خراش ہے۔،،

تاہم مولوی محمد عنایت اللہ نے اس کا ترجمہ ,, عبرت نامۂ اندلس،، کے نام سے کیا اور پہلی بار ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا ۔ مولوی محمد عنایت اللہ کی دونوں کتابیں دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ نے شائع کی تھیں ۔ دار الترجمہ سے وابستہ کئی افراد اندلس کی تاریخ سے گہری دلچسپی رکھتے تھے اور ۱۹۲۰ء کے بعد اس کے ناظم مولوی محمد عنایت اللہ تھے چنانچہ دار الترجمہ کی طرف سے الاحاطہ فی اخبار غرناطہ کا ترجمہ بھی شائع ہوا ۔ ابن اثیر اور ابن خلدون کی مبسوط تاریخوں کے تراجم ہوئے تو اندلس سے متعلق حصے بھی ترجمہ ہو گئے ۔ دار الترجمہ کی جانب سے جن متون کے تراجم ہوئے ان میں کتاب الفصل فی الملل والنحل (ابن حزم) اور فصوص الحکم بھی شامل تھے ۔ حیدر آباد کے حوالے سے عثمان علی مرزا کا پمفلٹ ,,مسلمانان اندلس کے علوم و فنون ،، اشاعت(۲۸ ۔ ۱۹۲۷ء) اور نواب ذوالقدر جنگ بہادر کی تالیف ,,خلافت اندلس ،، (اشاعت : ۱۹۳۳ء) بھی اہمیت کی حامل ہے۔

ایک طرف منشی محمد خلیل الرحمن ، ان کے فرزندان گرامی اور مولوی محمد عنایت اللہ کی تالیفات شائع ہو رہی تھیں تو ۱۹۲۷ء میں اندلس کا پہلا اردو سفرنامہ شائع ہوا ۔ بھوپال کے قاضی ولی محمد نے اپنے سفر کے حالات قلمبند کیے تھے اور اردو پریس نے اس سفرنامے کا خیر مقدم کیا تھا تاھم علامہ اقبال کے سفر اندلس کو زیادہ اھمیت حاصل ہوئی جو انہوں نے تیسری گول میز کانفرنس (دسمبر ۱۹۳۲ء) میں شرکت کے بعد اختیار کیا تھا ۔ اقبال نے جنوری ۱۹۳۳ء میں میڈرڈ ، قرطبہ ، غرناطہ ، اشبیلیه اور طلیطلہ کے آثار دیکھنے میں تین ھفتے صرف کیے ۔ اقبال نے اس جذباتی تجربے ، اپنے ماضی کی کھوج اور عظمت رفتہ کا ذکر ذاتی خطوط میں کیا ، جن میں سے بعض اسی دور میں شائع ہو گئے تھے ۔ تاھم اس سفر کی اصل یافت اور یادگار اقبال کی لازوال نظم ,,مسجد قرطبہ،، ہے (۷) ۔

تاریخ اندلس سے جو دلچسپی پرشکوہ ماضی کے اظہار اور احساس تفاخر کی تسکین کے لیے پیدا ہوئی تھی (۸) وقت گزرنے کے ساتھ اس میں ,,سامان عبرت،، تلاش کیا جانے لگا ۔ یہ سوال پوچھا جانے لگا کہ آٹھ صدیوں تک حکمران رھنے والے اپنی قوت کیوں برقرار نہ رکھ سکے اور وہ کیا عناصر تھے جن کے باعث اندلس سے نہ صرف مسلم اقتدار ختم ہوا بلکہ اسلام کو دیس نکالا مل گیا ۔ مولوی محمد عنایت اللہ نے ڈوزی کے ترجمہ کے لیے جو غنوان یعنی ,,عبرت نامۂ اندلس،، تجویز کیا ہے اس سے رحجان کا کچھ اندازہ ہوتا ہے ۔

اندلس کی تاریخ پر لکھنے والوں میں وہ مؤرخین بھی شامل ھیں جنھوں نے عمومی تاریخ اسلام لکھی اور اس کے ایک حصے کے طور پر اندلس پر قلم اٹھایا ۔ ان مورخین میں اکبر شاہ خان نجیب آبادی

اور مرتضی احمد خان میکش جیسے بزرگوں کے نام لیے جا سکتے ھیں۔
اکبر شاہ خان نجیب آبادی نے ۱۹۳۱ء میں ایک پمفلٹ „مسلمانان اندلس،، کے نام سے لکھا ۔ اس کے بعد جب „ تاریخ اسلام،، پر قلم اٹھایا تو اس کی آخری [اور تیسری] جلد اندلس کے لیے وقف کی ۔ برصغیر کے دو معروف علمی اداروں یعنی دار المصنفین اعظم گڑھ اور ندوۃ المصنفین دھلی نے „ تاریخ اسلام،، مرتب کی ہے۔ دار المصنفین اعظم گڑھ کی جانب سے تاریخ اسلام کے مختلف ادوار اور پہلوؤں پر لکھنے کا کام مختلف اھل علم کو سونپا گیا ۔ تاریخ اندلس کا حصہ سید ریاست علی ندوی کے سپرد ھوا ۔ انھوں نے چار جلدوں میں اس کی تکمیل کی ۔ پانچویں جلد „رجال اندلس،، کے نام سے لکھنا چاھتے تھے اور اس کے آخری صفحات لکھ رھے تھے کہ وہ دار المصنفین سے الگ ھو کر صوبہ بہار کے شعبۂ تعلیم سے وابستہ ھو گئے اور مدرسہ اسلامیہ شمس الھدیٰ پٹنہ کے پرنسپل کے عہدے پر فائز ھوئے ۔ دار المصنفین سے جاتے ھوئے تاریخ اندلس کے مسودات ساتھ لیتے گئے تھے لیکن پٹنہ کی نئی مصروفیات نے انھیں وقت نہ نکالنے دیا کہ چاروں جلدوں پر نظرثانی کر سکتے ۔ صرف پہلی جلد پر نظرثانی ھو سکی جو ۱۹۵۰ء میں دار المصنفین کی جانب سے شائع ھو گئی ۔ یہ جلد اندلس کے تاریخی جغرافیہ ، قدیم تاریخ ، مسلمانوں کی فتح اندلس (۱۲ھ) سے لے کر عبدالرحمن الاوسط بن حکم (۵۲ھ) تک اسلامی دور کی سیاسی و تمدنی تاریخ پر روشنی ڈالتی ہے۔

ندوۃ المصنفین دھلی نے تقریباً ساڑھے تین ھزار صفحات پر محیط تاریخ اسلام „تاریخ ملت،، کے نام سے شائع کی ہے۔ اس کا چوتھا حصہ خلافت ھسپانیہ سے متعلق ہے جو مفتی زین العابدین اور مفتی انتظام اللہ شہابی کی کاوش کا نتیجہ ہے۔

ان اداروں نے تاریخ اندلس پر کام کرنے کے ساتھ اندلسی اهل علم کی کتابوں کے تراجم بھی شائع کیے ۔ دار المصنفین نے صاعد اندلسی کی "طبقات الامم" اور یحیی اشبیلی کی کتاب الفلاحت کے تراجم شائع کیے ۔ ندوة المصنفین سے ابن عبدالبر کی تالیف , جامع بیان العلم اور سلیمان کلاعی بلنسی کی "الاکتفاء" کے تراجم اشاعت پذیر ہوئے ۔

جامعات میں تاریخ اسلام تو ایک عرصے سے پڑھائی جا رہی تھی مگر تقسیم هند کے بعد پاکستان میں تاریخ اسلام کو اس کا جائز مقام حاصل ہوا ۔ بی ۔ اے اور ایم ۔ اے کی سطح پر تاریخ اسلام میں "تاریخ اندلس" کے پرچے شامل کیے گئے چنانچہ نصابی ضرورتوں کے تحت کتابیں تالیف ہوئیں جن میں تحقیق و تدقیق سے زیادہ کام نہیں لیا گیا بلکہ پہلے سے موجود مواد کو آسان زبان اور مناسب انداز میں پیش کر دیا گیا ہے ۔ اس زمرے میں رشید اختر ندوی کی "مسلمان اندلس میں" (۱۹۵۱ء) ، انتظام اللہ شہابی کی سلاطین اندلس (۱۹۵٦ء) ، عبد القوی ضیاء کی تاریخ اندلس (۱۹۵۷ء) ، ظفر عمر زبیری کی "اندلس کی اموی تاریخ" (۱۹٦۳ء) آئی ۔ ایچ ۔ برنی کی مسلم اسپین : ایک سیاسی و ثقافتی تاریخ (۱۹٦۹ء) اور نصیر احمد ناصر کی "تاریخ هسپانیه" (۱۹٦۹ء) کو شامل کیا جا سکتا ہے ۔

قیام پاکستان کے بعد تاریخ اندلس پر کوئی اوریجنل (Original) کتاب سامنے نہیں آئی البتہ پرانی کتابوں کے نئے ایڈیشن شائع ہوئے ۔ نفیس اکیڈمی کراچی نے سفرنامہ ابن جبیر اندلسی، الاحاطه فی اخبار غرناطه اور تاریخ ابن خلدون وغیرہ شائع کیں ۔ اسی طرح دار الترجمه جامعه عثمانیه حیدر آباد کی اندلس سے متعلق تالیفات مختلف اداروں نے شائع کیں ۔ نئی کتابوں میں ڈاکٹر محمد یوسف اور

ڈاکٹر احمد خان کے تراجم اور ڈاکٹر طفیل ہاشمی کی تالیف «مسلمانوں کے سائنسی کارنامے» اندلس میں ، اہم اضافے ہیں ۔ سٹینلے لین پول کا ترجمہ (از حامد علی صدیقی سہارنپوری) نئی ترتیب و تدوین کے ساتھ ایچ ۔ ایم سعید اینڈ کمپنی نے کراچی سے شائع کیا ہے ۔

اس کے ساتھ اندلسی اہل علم کی بعض کتابیں پہلی بار منظر عام پر آئیں اور ان کے تراجم ہوئے ۔ بعض متون کے تراجم پہلے سے موجود تھے مگر زیادہ بہتر تراجم کرنے کی کوشش کی گئی ۔ اندلس کی تاریخ اور اہل علم کے بارے میں نئے مقالات لکھے گئے اور ان میں سے بعض ازحد قابل قدر ہیں ۔ اس عرصے میں اندلس کی سیاحت پر بھی توجہ رہی ہے ۔ اندلس سے دلچسپی ، ذرائع مواصلات کی ترقی اور ان پر مستزاد خوشحالی نے یہ ممکن بنا دیا ہے کہ اندلس کے اسلامی آثار بنظر خود دیکھے جائیں ۔ برصغیر کے بیسیوں سیاحوں میں سے بعض نے اپنے مشاہدات و تأثرات قلمبند کیے ہیں (۹) ۔ اور ادب دوست سیاحوں نے مستقل سفرنامے لکھے ہیں ۔

اندلس ایک ایسا موضوع ہے جس پر اردو میں کام ہونا چاہیئے اور شاید مستقبل میں اہل علم اس طرف توجہ دیں گے ۔ اسی احساس کے پیش نظر «کتاب نامۂ اندلس» مرتب کیا جا رہا ہے ۔ کتاب نامۂ واضح طور پر دو حصوں میں منقسم ہے ۔ پہلے حصے میں کتابوں اور دوسرے حصے میں مقالات کا اندراج ہے ۔

پہلا حصہ مزید تین ذیلی حصوں میں منقسم ہے ۔ پہلے ذیلی حصے میں ان کتابوں کی فہرست ہے جو اندلسی اہل علم کی کاوش کا نتیجہ ہیں اور برصغیر کے اصحاب قلم نے انہیں اردو میں منتقل کیا ہے ۔ دوسرے ذیلی حصے میں اندلسی اہل علم سے متعلق کتابوں

کی فہرست ہے ۔ اور تیسرا ذیلی حصہ تاریخ و تمدن اندلس کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں پر مشتمل ہے۔

کتاب نامہ کا دوسرا حصہ رسائل و جرائد میں مطبوعہ مقالات یا بعض مجموعہ ہائے مضامین میں شامل مقالات پر مشتمل ہے اور اس حصے میں تاریخ اندلس اور رجال اندلس پر لکھے گئے سب مضامین کو یکجا ترتیب دیا گیا ہے۔

حواشی

۱ ۔ تفصیل کے لیے دیکھئے : خلیق احمد نظامی ، حضرت شیخ اکبر محیی الدین ابن عربی اور ہندوستان ، ماہنامہ برہان (دھلی) ، جنوری ، ۱۹۵۰ء ص ۹ ۔ ۲۵ ۔

۲ ۔ میکالے ، نظام تعلیم کا اساسی تخیل (ترجمہ : عبد الحمید صدیقی) ، لاہور : احباب پبلی کیشنز (۱۹۷۹ء) ، ص ۵۷ ۔ ۶۰ .

۳ ۔ A Short History of the Saracens کے ایک سے زائد تراجم ملتے ھیں ۔ دیکھیے :

باری علیگ (مترجم) ، تاریخ اسلام ، لاہور : اردو اکیڈمی (اشاعت دوم : ۱۹۳۶ء) ،

وحشی محمود آبادی (مترجم) ، تاریخ اسلام ، کراچی : اردو اکیڈمی سندھ (۱۹۶۵ء) ۔

اس کے علاوہ سید امیر علی نے Spain Under the Saracens کے زیر عنوان ایک جامع مقالہ بھی قلمبند کیا دیکھیے :

Syed Razi Wasti (ed.), Syed Amir Ali on Islamic History and Culture, Lahore: Peoples Publishing House (19), pp. 90—102.

۴ ۔ سید سلیمان ندوی ، یاد رفتگان ، کراچی : مکتبہ الشرق (۱۹۵۵ء) ، ص ۳۷

۵ ۔ محمد خلیل الرحمن ،مدینۃ الزھرا ، ماھنامہ معارف (اعظم گڑھ) ، ستمبر ۱۹۲۷ء ، ص ۱۸

۶ ۔ عنایت اللہ ، اندلس کا تاریخی جغرافیہ ، اسلام آباد : مقتدرہ قومی زبان (۱۹۸۶ء) ، ص ۴ ۔ ۵

۷ ۔ اقبال کے تمام سوانح نگاروں نے ان کے سفر اندلس پر چند صفحات لکھے ھیں مگر ان میں سب سے جامع بیان (اور بعض ناقابل اعتبار روایات کی تنقیح) ڈاکٹر جاوید اقبال کی ,,زندہ رود،، میں شامل ہے ۔ دیکھیے :

جاوید اقبال ، زندہ رود : حیات اقبال کا اختتامی دور ، لاہور : شیخ غلام علی اینڈ سنز (۱۹۸۴ء) ، ص ۴۹۷ ۔ ۵۰۴ ۔

۸ ۔ مولانا الطاف حسین حالی کی مسدس ,,مدو جزر اسلام،، کے حسب ذیل بند اس حقیقت کی عکاسی کرتے تھے ۔

هوا اندلس ان سے گلزار یکسر   جہاں ان کے آثار باقی ہیں اکثر
جو چاہے کوئی دیکھ لے آج جاکر   یہ ہے بیت حمرا کی گویا زباں پر
کہ تھے آل عدنان سے میرے بانی
عرب کی ہوں میں اس زمیں پر نشانی

ہویدا ہے غرناطہ سے شوکت ان کی   عیاں ہے بلنسیہ سے قدرت ان کی
بطلیوس کو یاد ہے عظمت ان کی   ٹپکتی ہے قادس میں سرحسرت ان کی
نصیب ان کا اشبیلیہ میں ہے سوتا
شب و روز ہے قرطبہ ان کو روتا

کوئی قرطبہ کے کھنڈر جاکے دیکھے   مساجد کے محراب و در جاکے دیکھے
حجازی امیروں کے گھر جاکے دیکھے   خلافت کو زیر و زبر جاکے دیکھے
جلال ان کا کھنڈروں میں ہے یوں چمکتا
کہ ہو خاک میں جیسے کندن دمکتا

[مسدّس حالی (صدی ایڈیشن) ، دھلی : حالی پبلشنگ هاؤس (۱۹۳۵ء) ، ص ۳۳]

۹ ۔ ماہر القادری مرحوم نے اپنے سفر اندلس کی یادداشتیں لکھیں جو ماھنامہ فاران میں شائع ہوئیں ۔ اسی طرح مولانا ابوالحسن علی ندوی نے اپنے اسفار اندلس کے تأثرات اپنی خود نوشت میں شامل کیے ھیں ۔ دیکھئے : سید ابوالحسن علی ندوی ، کاروان زندگی، کراچی : مجلس نشریات اسلام (۱۹۸۳ء) ، ص ۳۸۹ ۔ ۳۹۲ ۔

حصہ اوّل

(کتابیں)

(۱)

ابن جبیر

۱ ۔ سفرنامہ محمد بن جبیر اندلسی [رحلة ابن جبیر]
حافظ احمد علی خان شوق
رامپور : مطبع احمدی (۱۹۰۰ء) ، ص ۳۳۸
کراچی : نفیس اکیڈمی (۱۹۶۹ء) ، ص ۳۰۳
[شبیر حسین قریشی نے ترتیب و تدوین کی ہے]

ابن حزم

۲ ۔ جوامع السیرة
محمد سردار احمد
کراچی : مکتبہ علمیہ (۱۹۸۳ء) ، ص ۲۹۲

۳ ۔ کتاب الفصل فی الملل والنحل
عبد اللہ العمادی
حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ (۱۹۳۵ء) ، جلد اول ،
ص ۶۵۱ ۔ جلد دوم ، ص ۵۰۷ ، جلد سوم ، ص۵۵۶

ابن الخطیب

۴ ۔ الاحاطہ فی اخبار غرناطہ
سید احمد اللہ ندوی
حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ ۔ حصہ اول (۱۹۳۲ء)،
حصہ دوم (۱۹۳۶ء)

کراچی : نفیس اکیڈمی(س . ن)، جلد اول ، ص ۴۷۰ ـ جلد دوم ، ص ۴۷۰

ابن رشد

۵ ـ هدایة المقتصد ترجمه بدایة المجتهد
ادارة المصنفین
ربوه : ادارة المصنفین (س . ن) ، ص ۲۹۸
[کتاب النکاح ، کتاب الطلاق اور کتاب اللعان کا ترجمه]

٦ ـ فصل المقال فیما بین الحکمة والشریعة من الاتصال
ذوالقرنین
ماهنامه مخزن (لاهور) ، جولائی ۱۹۱۵ء ، ستمبر ۱۹۱۵ء ، ص ۱ ـ ۳۱

۷ ـ ترجمه دیگر
عبید الله قدسی
کراچی : اقبال اکادمی پاکستان (۱۹۷۳ء) ، ص ۳۸

ابن سید الناس

۸ ـ ذکر حبیب : الذکر المیمون [نور العیون فی تلخیص سیر الامین المامون(۱)]
عاشق علی میرٹھی
کراچی : صدیقی ٹرسٹ (س . ن) ، ص ۳۹

۹ ـ سید المرسلین
عزیز ملک
راولپنڈی : مکتبه معمار (۱۹۵۹ء) ، ص ۹۳
لاهور : ادبستان (۱۹۷٦ء) ، ص ۷٦

۱۰ ـ سیرت الرسول
خلیفه محمد عاقل

دیوبند : دار الاشاعت (۱۹۳۹ء)

۱۱ ۔ قرة العیون [شرح سرور المحزون فی ترجمة نور العیون]
نواب محمد علی خان صولت جنگ
یہ شرح دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد چھ حصوں پر مشتمل ہے اور دوسری جلد چار حصوں پر۔ مختلف حصے وقفے وقفے کے ساتھ شائع ہوئے تھے ۔ تفصیل یہ ہے۔

جلد اول ، حصہ اول ، ٹونک : مطبع محمدی (۱۲۷۱ھ/ ۵۵ ۔ ۱۸۵۴ء)

جلد اول ،(حصہ اول تا ششم) ، لکھنئو : مطبع علوی (۱۲۹٦ھ/ ۷۹ ۔ ۱۸۷۸ء)

جلد دوم (حصہ اول و دوم) ، ٹونک : سعادت پریس (۱۳۵۵ھ/۳۷ ۔ ۱۹۳٦ء)

جلد دوم (حصہ سوم) ، ٹونک : سعادت پریس (۱۳۵٦ھ/ ۳۸ ۔ ۱۹۳۷ء)

جلد دوم (حصہ چہارم) ، ٹونک : سعادت پریس (۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء)

۱۲ ۔ کحل العیون [شرح سرور المحزون فی ترجمة نور العیون]
نواب محمد علی خان صولت جنگ وسید عبد اللہ شاہ
[قرة العیون کی تالیف کے بعد نواب محمد علی خان صولت جنگ نے نسبتاً زیادہ مفصل شرح لکھنے کا آغاز کیا ۔ چنانچہ کحل العیون کے نام سے دو جلدیں لکھیں ۔ اس سلسلے کی تیسری جلد سید عبد اللہ شاہ کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ غیر مطبوعہ مخزونہ کتاب خانہ ٹونک]

۱۳ ـ کنز المکنون
مولا بخش چشتی
دهلی : مطبع ستارۂ هند (۱۳۱۵هـ/ ۹۸ ـ ۱۸۹۷ء)

۱۴ ـ گوهر مخزون (منظوم)
سید عبد الرزاق کلامی
آگره : مطبع مفید عام (۱۲۱۹هـ/ ۰۲ ـ ۱۹۰۱ء)

ابن طفیل

۱۵ ـ جیتا جاگتا حی بن یقظان
ڈاکٹر سید محمد یوسف
کراچی : اردو اکیڈمی سندھ (س . ن) ، ص ۱٦٦

۱٦ ـ روح کی بیداری
فدا علی خان
امرتسر : وکیل ٹریڈنگ کمپنی (۱۹۱۰ء) ، ص ۸۴

ابن طلاع

۱۷ ـ اقضیة الرسول
غلام احمد حریری نظرثانی : محمد عثمان غنی والیف الدین ترابی
لاهور : اداره معارف اسلامی (۱۹۸۷ء) ، ص ۹۲۷

ابن عبد البر

۱۸ ـ العلم والعلماء [جامع بیان العلم وفضله]
عبد الرزاق ملیح آبادی
دهلی : ندوة المصنفین (۱۹۵۳ء) ، ص ۲۹٦
لاهور : ادارۂ اسلامیات (۱۹۷۷ء)، ص ۳۰۰

۱۹ ـ آداب الشیخ والمرید القول المضبوط
مفتی محمد شفیع
کراچی : دار الاشاعت (س . ن) ، ص ۴۰
ابن عربی
۲۰ ـ اخلاق اور انسانیت [الاخلاق]
عماد الدین
لاهور : رفاهٔ عام پریس (۱۹۱۲ء) ، ص ۱۰۸
۲۱ ـ استخاره قرآنیه
حکیم سید ناظر حسین شاه رنجانی
لاهور : نامی پریس (س . ن) ، ص ٦۴
۲۲ ـ تفریح الخاطر
ابو منصور محمد صادق قادری
لائل پور : سنی دار الاشاعت (س . ن)، ص ۱۴۰
۲۳ ـ تفسیر ابن عربی
امیر حسن خان سها [قاموس الکتب جلد اول ، ص ۱۹]
۲۴ ـ شجرة الکون
لاهور : الله والے کی قومی دکان (س . ن) ، ص ۲۷
۲۵ ـ فصوص الحکم
محمد عبد القدیر صدیقی
حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعه عثمانیه (۱۹۳۲ء) ،
۳۳۳ + ۱۰
لاهور : الکتاب (۱۹۷۹ء) ، ص ۳۲۴
لاهور : نذیر سنز (۱۹۸۰ء) ، ص ۴۷۵
۲٦ ـ خزائن اسرار الکلم [فصوص الحکم]
کانپور : مطبع احمدی (۱۸۹۱ء)

۲۷ ـ مفتاح الطالب
نجم الغنی رامپوری
رامپور : مطبع سرور قیصری
ابو الربیع
دیکھیے سلیمان کلاعی بلنسی
ابو زکریا
دیکھیے یحیی بن محمد اشبیلی
ابو القاسم الزہراوی
۲۸ ـ جراحیات زہراوی التصریف
حکیم نثار احمد علوی کا کوروی
کانپور : دار الاشاعت کتاب گھر (۱۹۴۷ء) ، ص ۲۴۵
سلیمان کلاعی بلنسی
۲۹ ـ تاریخ ردہ [الاکتفاء بما تضمنہ من مغازی رسول اللہ و مغازی الخلفاء]
خورشید احمد فارق
دھلی : ندوۃ المصنفین (۱۹٦۲ء) ، ص ۱٦۸
کراچی : پاک اکیڈمی (۱۹۹۰ء) ، ص ۱٦۸
حضرت ابوبکر صدیق کے عہد کی بغاوتوں اور عسکری سرگرمیوں سے متعلق حصہ کا ترجمہ مع حواشی
صاعد بن احمد
۳۰ ـ طبقات الامم
احمد میاں اختر جوناگڑھی
اعظم گڑھ : مطبع معارف (۱۹۲۸ء) ، ص ۱۵۰

عبد الله بن ابی حمزه

۳۱ ـ رحمة القدوس [ترجمه بہجة النفوس]
ظفر احمد تهانوی
کراچی : رئیس پریس (۱۹۴۹ء)

عبد الله بن محمد بن فرج

۳۲ ـ دربار رسول کے فیصلے [اقضیة رسول الله]
حکیم عبد الرشید
بہاولپور : دار العرفان (۱۹۳۹ء) ، ص ۲۰۰
لاهور : ادبستان (۱۹٦۲ء) ، ص ۳۲٦

عیاض ، قاضی

۳۳ ـ الشفاء [بتعریف حقوق المصطفی]
حافظ احمد علی شاه بٹالوی
لاهور : ملک فضل الدین چنن الدین ککے زئی (س . ن) ، ص ۵٦۴

۳۴ ـ ترجمه دیگر
مفتی غلام معین الدین نعیمی
لاهور : اداره نعیمیه رضویه (۱۹٦۰ء) ، ص ۴۱٦

۳۵ ـ شمیم الریاض
حافظ محمد اسماعیل کاندهلوی
لکهنئو : مطبع نولکشور (۱۹۱۳ء) ، جلد اول ، ص ۳۷۲

قاسم بن نیّره شاطبی

۳٦ ـ قصیده شاطبیه [حرز الامانی و وجه التهانی]
قاری محمد عبد المالک
لاهور : پاکستان بک سنٹر (۱۹۸۰ء) ، ص ۱۳۰

۳۷ ـ ترجمه وشرح الشاطبیه
قاری اظہار احمد تھانوی
لاہور : ملک سراج الدین اینڈ سنز (س . ن)

مقری ، احمد

۳۸ ـ نفح الطیب
محمد خلیل الرحمن
علی گڑھ : مطبع مسلم یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ (۱۹۲۱ء) ، ص ۶۰۴

یحیی بن محمد اشبیلی

۳۹ ـ کتاب الفلاحۃ
سید ہاشم ندوی
اعظم گڑھ : مطبع معارف (۱۹۲۷ء) ، ص ۶۱۶

(۲)

اندلسی اہل علم سے متعلق کتب

ابن حزم

ابو زہرہ غلام احمد حریری (مترجم)

۴۰ ـ حیات امام ابن حزم
لاہور : شیخ غلام علی اینڈ سنز (۱۹۶۳ء) ، ص ۷۳۸

ابن رشد

ارشاد الحق قدوسی

۴۱ ـ ابن رشد
لاہور : فیروز سنز (۱۹۸۰ء) ، ص ۹۳

ارنسٹ رینان/معشوق یارجنگ (مترجم)

۴۲ ـ ابن رشد و فلسفۂ ابن رشد

حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ (۱۹۲۹ء) ، ص ۳۱۹

محمد یونس فرنگی محلی

۴۳ ـ ابن رشد

اعظم گڑھ : دار المصنفین (۱۳۴۲ھ) ، ص ۳۰۰

ہمایوں مرزا ، سید

۴۴ ـ مختصر حالات ابن رشد

آگرہ : مطبع شمسی (۱۹۲۳ء) ، ص ۴۴

ابن عربی

۴۵ ـ **ابو العلاء عفیفی ابو القاسم محمد انصاری فرنگی محلی**

متصوفانہ فلسفۂ ابن عربی

[۱۹۸۲ء اور ۱۹۸۳ء میں]

سہ ماہی اردو (کراچی) کے شماروں میں بالاقساط شائع ہوا ـ

ابو جاوید نیازی : دیکھیے نیازی

اشرف علی تھانوی

۴۶ ـ التنبیہ الطربی فی تنزیہ ابن العربی

تھانہ بھون : مطبع اشرف المطابع (۱۳۳۶ھ)

۴۷ ـ خصوص الکلم فی حل فصوص الحکم

تھانہ بھون : اشرف المطابع (۱۳۳۸ھ)

لاہور : نذیر سنز (۱۹۷۸ء) ، ص ۹۶

حسین نصر ،سید/محمد منور (مترجم)

۴۸ ـ تین مسلمان فیلسوف

لاہور : علاقائی ثقافتی ادارہ تہران شاخ مغربی پاکستان

(۱۹۷۲ء) ، ص ۱۰۱ ـ ۱۳۴ نیز ص ۱۹۲ ـ ۲۱۷
[حسین نصر کی تالیف Three Muslim Sages کا ترجمہ جس میں ابن سیناءشیخ الاشراق شہاب الدین یحیی سہروردی اور ابن عربی کے فلسفیانہ افکار کا جائزہ لیا گیا ہے]
عبد اللہ ، ڈاکٹر سید
۴۹ ـ ابن عربی اور رومی کے مماثلات و متقابلات
لاہور : نیو لائٹ پریس (۱۹۷۸ء) ، ص ۱٦
محب اللہ الہ آبادی/غلام مصطفی، شاہ محمد باقر (مترجمین)
(مترجمین)
۵۰ ـ افادات ابن عربی
الہ آباد : ادارہ انیس اردو (س . ن) ، ص ۲۴۰
محمد حسن
۵۱ ـ التاویل المحکم فی متشابہ فصوص الحکم
لکھنئو : مطبع منشی نولکشور (۱۳۳۲ھـ)
محمد عباد اللہ اختر امرتسری ، خواجہ
۵۲ ـ مشاہیر اسلام یعنی سوانح عمری حضرت محی الدین ابن عربی
لاہور : شیخ الہی بخش محمد جلال الدین تاجران کتب (۱۳۳٦ھـ) ، ص ۲۳۲
مہر علی شاہ ، پیر/فیض احمد (مترجم)
۵۳ ـ مقالات مرضیہ المعروف بہ ملفوظات مہریہ
گولڑہ شریف ، ضلع راولپنڈی (۱۹٦۵ء) ، ص ۲۴۰
نیازی ، ابو جاوید
۵۴ ـ ابن عربی
لاہور : فیروز سنز (۱۹۸۰ء) ، ص ۹۴

(۳)
تاریخ اندلس

ابن الخطیب، لسان الدین
دیکھیے : اندراج نمبر ۴
ابن خلدون حکیم احمد حسین الہ آبادی (مترجم)
۵۵ ـ تاریخ ابن خلدون (ایران، اندلس اور خلفائے مصر) ، حصہ پنجم
کراچی : نفیس اکیڈمی (۱۹۶۶ء) ، ص ۲۴۹ ـ ۴۳۴
ابن القوطیہ
۵۶ ـ افتتاح الاندلس
محمد جمیل الرحمن
الہ آباد : کتابستان (۱۹۴۰ء) ، ص ۱۶۴
ابو الفضل
دیکھیے : محمد عباس شروانی ، ابوالفضل
اکبر شاہ خان نجیب آبادی
۵۷ ـ تاریخ اسلام
منڈی بہاء الدین : صوفی کمپنی
کراچی : نفیس اکیڈمی (س . ن) ، جلد سوم ، ص ۶۷۲
۵۸ ـ مسلمانان اندلس
لکھنئو : یونائیٹڈ انڈیا پریس (۱۹۳۱ء) ، ص ۳۲
انتظام اللہ شہابی، مفتی
۵۹ ـ تاریخ اندلس
دھلی : : مطبع دھلی پرنٹنگ ورکس (۱۹۳۹ء)

۶۰ ـ سلاطین اندلس
کراچی : انجمن پریس (۱۹۵۶ء) ، ص ۲۰۰
برنی، آئی ـ ایچ
۶۱ ـ مسلم اسپین : ایک سیاسی و ثقافتی تاریخ
کراچی : کفایت اکیڈمی (اشاعت پنجم: ۱۹۷۶ء)، ص ۵۶۵
حسرت
۶۲ ـ خلیفه عبد الرحمن
لاهور : اکسپرٹ لیتهو پرنٹنگ پریس ، ص ۱۳۰
خولیان ریبرا
۶۳ ـ اسلامی اندلس میں کتب خانے اور شائقین کتب
احمد خان
اسلام آباد : اداره تحقیقات اسلامی (۱۹۷۴ء) ، ص ۷۹
ذوالقدر جنگ بہادر، نواب
۶۴ ـ خلافت اندلس (ملک اسپین میں قوم عرب کی هشت صد ساله حکومت، ان کی حیرت انگیز ترقی اور عبرت آموز تنزل)
حیدر آباد دکن : دار الطبع سرکار عالی (۱۹۳۳ء) ، ص ۳۹۵
لاهور : علی کامران پبلشرز (۱۹۸۵ء) [اولین اشاعت کا عکس]
ڈوزی ، رائن هارٹ
۶۵ ـ عبرت نامۂ اندلس
محمد عنایت الله
لاهور : گیلانی الیکٹرک پریس (۱۹۳۹ء) ، ص ۵۵۴
لاهور : بستان ادب (س . ن) ، ص ۶۵۲ [اضافه و تقدیم محمد اسماعیل پانی پتی]

رشید اختر ندوی

٦٦ ۔ مسلمان اندلس میں

لاہور : پبلشرز یونائیٹڈ (۱۹۵۱ء)

اسلام آباد : ادارہ معارف ملی (۱۹۷۰ء) ، ص ٦٣٦

لاہور : سنگ میل پبلی کیشنز (۱۹۸٦ء) ، ص ۸۱۵

ریاست علی ندوی ،سید

٦۷ ۔ تاریخ اندلس

اعظم گڑھ : مطبع معارف (۱۹۵۰ء) حصہ اول ، ص ۳۵۱

سکاٹ ، ایس ۔ پی

٦۸ ۔ اخبار الاندلس

منشی خلیل الرحمن

لاہور : نصیر کاٹیج (۱۳۴۱ھ) ، جلد دوم ، ص ۷۲۲

لاہور : کواپریٹو پریس (۱۳۴۰ھ) ، جلد سوم ، ص ۷٦۴

شیر محمد اختر

٦۹ ۔ سرزمین اندلس

لاہور : شاہین مطبوعات (۱۹۵۵ء) ، ص ۱٦۵

طفیل ہاشمی

۷۰۔ مسلمانوں کے سائنسی کارنامے ، اندلس میں

لاہور : مکہ بُکس (۱۹۸۳ء) ، ص ۱۳ ۔ ۳۲۳

ظفر عمر زبیری

۷۱۔ اندلس کی اموی خلافت

کراچی : مکتبۂ علم و فکر (۱۹٦۳ء) ، ص ۱۸۱

عبد القوی ضیاء

۷۲۔ تاریخ اندلس (دور بنی امیہ) : ۷۱۱ء تا ۱۲۲۵ء

حیدر آباد سندھ : ایجوکیشنل بک ڈپو (۱۹۵۷ء)، ص ۹۸۴

حیدر آباد سندھ : ایجوکیشنل بک ڈپو (۱۹٦۳ء)، ص ٦٦۷
عبد الواحد مراکشی
۷۳۔ خلافت موحدین ترجمه المعجب فی تلخیص اخبار المغرب
محمد نعیم الرحمن
مدراس : مدراس ڈایو سیزن پریس (۱۹۲۲ء)، ص ۱۰ ۔ ۳۷۹
عبد الله الاثری
۷۴۔ دانش وران اندلس
لاهور : مکتبه دین و دنیا (س . ن) ، ص ۴۲۰
عثمان علی مرزا
۷۵۔ مسلمانان اندلس کے علوم و فنون
حیدر آباد دکن : شمس الأمراء پریس (۱۳۳٦ھ) ، ص ۳۲
کالیکٹ ، میریا
۷٦۔ تاریخ اسپین
سید محمد احمد
لکھنئو : نامی پریس (۱۸۹۸ء)
کانڈی، جے ۔ اے
۷۷۔ دولت هسپانیه عرب
محمد صدیق حسن [اصلاح و تصحیح عبدالحلیم شرر]
لکھنئو : دلگداز پریس (۱۹۱۷ء) ، حصه اول ، ص ۲۲۰ ۔ حصه دوم (۱۹۱۹ء) ، ص ۲۳۳ ۔ حصه سوم (۱۹۱۹ء) ، ص ۳۰۸ ۔ حصه چهارم ، ص ۲٦۳
لی ، هنری چارلس
۷۸۔ مولـدین
محمد خلیل الرحمن
لاهور : کواپریٹو پرنٹنگ پریس (۱۳۴۰ھ) ، ص ۴۰۴

لین پول، اسٹینلے

۷۹۔ کارنامۂ مور یا مسلمانوں کی ہزار سالہ حکومت یورپ میں یعنی تاریخ اندلس

منشی حامد علی صدیقی سہارنپوری

لاہور : مطبع مصطفائی (۱۸۹۸ء) ، ص ۲۰٦

لاہور : تاجران کتب قومی (س . ن) ، ص ۲۳۰

۸۰ ۔ مسلمان اندلس میں

کراچی : ایچ ۔ ایم سعید کمپنی (س . ن) ، ص ۳۱۵

[منشی حامد علی صدیقی کے ترجمہ کی جدید ترتیب و تدوین ثناء الحق نے کی]

۸۱ ۔ مسلمانان اندلس

سید عبد الغنی وارثی

لکھنئو : الناظر پریس (۱۹۱۹ء) ، ص ۲۰۸

مرتضی احمد خان میکش

۸۲۔ تاریخ اسلام

محمد احسان الحق سلیمانی

۸۳۔ مسلمان یورپ میں (سرزمین اندلس اور سسلی میں مسلمانوں کے عروج و زوال کی عبرت ناک داستان)

لاہور : قومی کتب خانہ (۱۹۵۳ء)

لاہور : مقبول اکیڈمی (۱۹۷۳ء) ، ص ۵۱۲

محمد حلیم انصاری

۸۴ ۔ فتح اندلس

امرتسر : روز بازار پریس (۱۹۰٦ء) ، ص ۱۸۰

محمد زکریا مائل

۸۵ ۔ اخبار مجموعه

دهلی : انجمن ترقی اردو هند (۱۹۴۳ء)

محمد عباس شروانی، ابوالفضل

۸٦ ۔ تاریخ اندلس

دهلی : مطبع انصاری (۱۳۱۳هـ)

محمد عنایت الله

۸۷ ۔ اندلس کا تاریخی جغرافیه

حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعه عثمانیه (۱۹۲۷ء) ،

ص ۸ + ۳۰ + ۵۱۴

اسلام آباد : مقتدره قومی زبان (۱۹۸٦ء)

[حیدر آبادی اشاعت کا عکس ہے]

محمد یوسف، ڈاکٹر سید

۸۸ ۔ اندلس : تاریخ ادب از فتح ۹۱ هـ تا ۴۰۰ هـ

کراچی : مدینه پبلشنگ کمپنی (۱۹٦۹ء) ، ص ۱۵۹

مقری، احمد

دیکھیے : اندراج نمبر ۳۸

مہرالنساء

۸۹ ۔ نامور خواتین اندلس

دهلی : محبوب المطابع (۱۹۳۰ء) ، ص ۴۸

دهلی : عصمت بک ڈپو (۱۹۳۸ء)

نصیر احمد ناصر

۹۰ ۔ تاریخ هسپانیه

لاهور : علمی کتب خانه (۱۹٦۹ء) ، ص ۵۸۴

ھسلک، ای ۔ ایل
۹۱ ۔ تاریخ اندلس
عبدالسلام انصاری
حیدر آباد دکن : اعظم اسٹیم پریس

(۳)
سفـرنـامے

رفیق ڈوگر
۹۲ ۔ اندلس کی تلاش
لاھور : مکتبہ دید شنید (۱۹۸۹ء)

محمد حمزہ فاروقی
۹۳ ۔ آج بھی اس دیس میں
کراچی : مکتبہ اسلوب (۱۹۸۲ء) ، ص ۱۱۸

مستنصر حسین تارڑ
۹۴ ۔ اندلس میں اجنبی
لاھور : سنگ میل پبلی کیشنز (طبع سوم: ۱۹۸۴ء) ، ص ۳۲۳

ولی محمد ، قاضی
۹۵ ۔ سفرنامہ اندلس
لکھنئو : نامی پریس (۱۹۲۷ء)

حصہ دوم

(مقالات)

ابو بکر شبلی

۱ ـ شیخ محی الدین ابن عربی

الرحیم (حیدر آباد سندھ) ، مارچ ۱۹۶۶ء، ص ۷۲۱ ـ ۷۳۱

احتشام بن حسن

۲ ـ ابن الخطیب کی ایک غیر مطبوعہ تصنیف (۲)

مجلہ علوم اسلامیہ (علی گڑھ) ، ۱۹۶۸ء ، ص ۵۷ ـ ۶۶

۳ ـ ابن خلدون اور ابن خطیب کے تعلقات

برہان (دہلی) ، مئی ۱۹۶۸ء ، ص ۳۲۹ ـ ۳۳۳

۴ ـ چودھویں صدی عیسوی میں غرناطہ کا تہذیبی و ثقافتی پس منظر

فکرونظر (اسلام آباد) ، اگست ۱۹۸۳ء ، ص ۳۸ ـ ۶۱

احمد خان

۵ ـ علامہ اقبال اور واقعہ طارق بن زیاد (۲)

العلم (کراچی) ، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۵ء ، ص ۲۳ ـ ۴۳

احمد عبدالحی، ڈاکٹر

۶ ـ کتاب التعریف (۳)(فن جراحت پر ایک معرکہ آرا تصنیف)

خدا بخش لائبریری جرنل (پٹنہ) ، شمارہ ۳۵(۱۹۸۸ء) ، ص ۲۹۹ ـ ۳۰۰

اسرار الحق ، حکیم

۷ـ رسالہ فی المعالجات لابن بیطار

خدا بخش لائبریری جرنل (پٹنہ) ، شمارہ ۳۵(۱۹۸۸ء) ،
ص ۱۸۱ ـ ۱۸۶

اطہر ریحان فلاحی

۸ - ابن جلجل : ایک مورخ طبیب
معارف (اعظم گڑھ) ،ستمبر ۱۹۷۹ء، ص ۳۳۵ ـ ۳۵۱

اطہر مبارک پوری، قاضی

۹ - اسپین میں امام ابن حزم کی نو سو سالہ یادگار تقریب
برہان (دہلی) ، اگست ۱۹۶۴ء ، ص ۲۲۴ ـ ۲۲۸

امتیاز علی خان عرشی

۱۰ ـ امام ابن حزم ظاہری اور ان کی کتاب الانساب
اپنی کتاب „مقالات عرشی" میں [لاہور : مجلس ترقی ادب (۱۹۷۰ء)] ، ص ۱۶۷ ـ ۲۳۵ ، نیز „روئداد ادارہ معارف اسلامیہ جلد سوم منعقدہ دہلی ۲۶،۲۷،۲۸ دسمبر ۱۹۳۸ء" میں [لاہور : مجلس عاملہ ادارہ معارف اسلامیہ (۱۹۴۲ء)]، ص ۱۷۰ ـ ۲۶۴

امیر حسن ناز

۱۱ ـ غرناطہ کا آخری جانباز
ہمایوں (لاہور) ، جون ۱۹۲۳ء

امیلیو گارشیاگو یز

۱۲ ـ اندلس کی عربی شاعری کا ورثہ
یونیسکو پیامی (کراچی) ، جولائی ۱۹۸۲ء ، ص ۳۳ ـ ۳۶

انوار الحق حقی، سید

۱۳ ـ امیر المومنین عبد الرحمن الناصر لدین اللہ
برہان (دہلی) ، اپریل ۱۹۴۹ء ، ص ۲۲۵ ـ ۲۴۰، مئی ۱۹۴۹ء ، ص ۲۸۹ ـ ۳۰۴ ، جون ۱۹۴۹ء ، ص ۳۳۷ ـ ۳۵۲

بشیر احمد ڈار

۱۴ ۔ ابن عربی کا فلسفہ

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کی مرتبہ کتاب ,, نذر رحمن،، میں [لاہور : مجلس نذر رحمن (۱۹٦٦ء)]، ص ٦۱ ۔ ۷۴

ثروت صولت

۱۵ ۔ ابن حزم اندلسی

الرحیم (حیدر آباد ۔ سندھ) ، جون ۱۹٦۵ء ، ص ۵ ۔ ۱۲

ثناء الحق

۱٦ ۔ یاد اندلس (علماء کی قدر و منزلت)

البلاغ (کراچی) ، جون ۱۹٦۹ء، ص ۱۷۱ ۔ ۱۷۳

جلال الدین

۱۷ ۔ العقد المذہب فی طبقات حملة المذہب (ابن ملقن الاندلسی المصری)

معارف (اعظم گڑھ) ، مئی ۱۹۷۵ء ، ص ۳٦۹ ۔ ۳۸۳

جمیلہ شوکت

۱۸ ۔ ابن عبد ربہ

المعارف (لاہور) ، جولائی ۱۹۷۳ء ،ص ۲۹ ۔ ۴۱ ، اگست ۱۹۷۳ء، ص ۳۷ ۔ ۳٦ ، ستمبر ۱۹۷۳ء ، ص ۴۷ ۔ ۵٦

نیز معارف (اعظم گڑھ) ، مئی ۱۹۷۸ء ، ص ۳٦۲ ۔ ۳۷۰ ، جون ۱۹۷۸ء ، ص ۴۲۲ ۔ ۴۳۳

حلمی ضیاء الکن

۱۹ ۔ یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں مسلمان زعماء کا حصہ (۵)

العلم (کراچی) ، جنوری تا مارچ ۱۹۷۲ء ، ص ۹۵ ۔ ۱۰۹

خالد کمال مبارکپوری

۲۰ ـ اندلس میں اسلامی تہذیب
برھان (دھلی) ، اپریل ۱۹۶۱ء ، ص ۲۳۳ ـ ۲۳۸

خالدہ اختر

۲۱ ـ یورپ پر اسلامی تہذیب کے اثرات
فکرونظر (اسلام آباد) ، اکتوبر ۱۹۸۳ء ، ص ۳۶ ـ ۵۶

خلیق احمد نظامی

۲۲ ـ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی اور ھندوستان
برھان (دھلی) ، جنوری ۱۹۵۰ء ، ص ۹ ـ ۲۵

خلیل الرحمن ، منشی

۲۳ ـ مدینۃ الزھراء
معارف (اعظم گڑھ)، ستمبر ۱۹۲۷ء ، ص ۱۸۰ ـ ۱۹۳

خیر الدین احمد، سید

۲۴ ـ سلطنت اسپین یعنی اندلس کے حالات میں
اپنی تالیف „اقوام المسالک فی معرفت احوال الممالک„ کے ترجمہ „نظم الممالک„(مولوی محمد اسماعیل)میں، [لکھنئو: نولکشور پریس (۱۸۷۵ء)]، ص ۴۹۷ ـ ۶۴۷

رامون میندیز پی دل

۲۵ ـ یورپ کی شاعری پر عربی شاعری کا اثر (٦)
اردو (کراچی) ، اپریل ۱۹٦۷ء ، ص ۱۷ ـ ۲۵

روز نطال، ا ـ خ

۲٦ ـ ابن رشد کے سیاسی افکار (۷)
الرحیم (حیدرآباد ـ سندھ) مئی ۱۹٦۴ء ، ص ۴۴ ـ ۵۴

رئیس احمد جعفری

۲۷ ـ موسی بن نصیر اور طارق بن زیاد کے کارنامے
ثقافت (لاہور) ، نومبر ۱۹۶۶ء ، ص ۵۷ ـ ۶۲

ریاست علی ندوی

۲۸ ـ اندلس کا اسلامی تمدن
معارف (اعظم گڑھ) ، نومبر ۱۹۴۷ء، ص ۳۸۳ ـ ۳۹۲،
دسمبر ۱۹۴۷ء ، ص ۴۵۶ ـ ۴۶۱

سعید احمد اکبر آبادی

۲۹ ـ آٹھویں صدی هجری کے اندلسی شعراء کا ایک تذکرہ
ڈاکٹر سید عبد اللہ کی مرتبہ کتاب «ارمغان علمی بخدمت پروفیسر ڈاکٹر محمد شفیع» میں، [لاهور: مجلس ارمغان علمی (۱۹۵۵ء)] ، ص ۱۱۶ ـ ۱۲۴
نیز مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے مجموعۂ مضامین «چار علمی مقالات، میں» [علی گڑھ : شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی]

سلیمان ندوی، سید

۳۰ ـ اهل اندلس کے اخلاق اور عهدے
علی گڑھ منتهلی (علی گڑھ) ، نومبر ۱۹۰۵ء،ص ۴۵۰ ـ ۴۵۷

۳۱ ـ ظاهریه کے عقائد اور مسائل اور المحلّی لابن حزم
معارف (اعظم گڑھ) ، مارچ ۱۹۳۰ء ، ص ۱۶۶ ـ ۱۷۴

سیف الدین بیہقی

۳۲ ـ اندلس کی فطری شاعری میں منظر نگاری
شیرازه (سری نگر) ، مئی ۱۹۸۴ء ص ۵۱ ـ ۶۹

شبلی نعمانی

۳۳ ـ الفصل فی الملل والنحل لابن حزم

سید سلیمان ندوی کے مرتبہ „مقالات شبلی» جلد چہارم میں،
اعظم گڑھ: مطبع معارف (۱۹۳۴ء) ، ص ۳۴ ـ ۴۱
۳۴ ـ ابن رشد
سید سلیمان ندوی کے مرتبہ „ مقالات شبلی» جلد پنجم میں،
[اعظم گڑھ : مطبع معارف (۱۹۳٦ء)]، ص ۱۹ ـ ٦۴ ، نیز
„مقالات شبلی» جلد ششم میں، [اعظم گڑھ : مطبع معارف]
(۱۹۳۸ء) ، ص ۳۹ ـ ۴۰

شمیم عباسی

۳۵ ـ جامع قرطبه
فکرونظر (اسلام آباد) ، اپریل ۱۹۸۲ء ، ص ۵٦ ـ ٦۵

شہیر نیازی

۳٦ ـ دانتے اور ابن عربی
المعارف (لاهور) ، اکتوبر ۱۹۷۵ء ، ص ۱۳ ـ ۲۵

طفیل احمد قریشی

۳۷ ـ اندلس کے ایک مشہور قاضی : ابوالولید باجی
الرحیم (حیدرآباد سندھ) ، اپریل ۱۹٦۷ء ، ص ۸۷ ـ ۹۵
۳۸ ـ علامه ابن حزم
الرحیم (حیدرآباد سندھ) ، ستمبر ۱۹٦٦ء ، ص ۲۸٦ ـ ۲۸۸ ،
اکتوبر ۱۹٦٦ء ، ص ۳۳۱ ـ ۳۵۸
۳۹ ـ قاضی ابوالولید الباجی المالکی
فکرونظر (اسلام آباد) ، اکتوبر ۱۹٦٦ء ، ص ۲۱۹ ـ ۲۲۸

طفیل ہاشمی

۴۰ ـ اندلس میں تذکره نگاری
فکرونظر (اسلام آباد) ، نومبر ۱۹۸۳ء ، ص ۵۱ ـ ٦۷

۴۱ ـ اندلس میں علمی سرگرمیاں
فکرونظر (اسلام آباد) ، جون ۱۹۸۲ء ، ص ۴۲ ـ ۵۷
صلاح الدین ندوی، ڈاکٹر
۴۲ ـ تاریخ اسپین کا ایک ورق
معارف (اعظم گڑھ) ، مئی ۱۹۸۵ء ، ص ۳۴۹ ـ ۳۵۳
ضیاء الدین اصلاحی
۴۳ ـ سیرت نبوی کی ایک اہم کتاب الشفاء پر ایک نظر
معارف (اعظم گڑھ)، فروری ۱۹۸۰ء ، ص ۱۱۰ ـ ۱۲۴، مارچ ۱۹۸۰ء، ص ١٦٥ ـ ۱۸۳، اپریل ۱۹۸۰ء، ص ۲۴۵ ـ ٢٦٢
۴۴ ـ ,کل مولود یولد علی الفطرة، کا مفہوم [ابن عبدالبر کی کتاب التمہید کا ایک ورق]
معارف (اعظم گڑھ) ، ستمبر ۱۹۷۱ء ، ص ۱۸۸ ـ ۲۰۵
ظافر قاسمی
۴۵ ـ اندلس کی عظمت
الرحیم (حیدرآباد سندھ)، مارچ ١٩٦٧ء ، ص ٦٥٣ ـ ٦٥٦
ظہو ر احمد اظہر ،ڈاکٹر
٤٦ ـ ابوجعفر احمد الضبی
المعارف (لاہور) ، جولائی ١٩٧٦ء ، ص ۲۷ ـ ۳۱
۴۷ ـ اندلس کا رازی خانوادۂ مؤرخین
فکرونظر (اسلام آباد) ، مئی ۱۹۷۲ء ، ص ۷۴۹ـ ٧٦٣
عاشق الٰہی بلند شہری
۴۸ ـ الامام الشاطبی المقری
البلاغ (کراچی) ، نومبر ۱۹۷۳ء، ص ٥٤٦ ـ ۵۵۰، دسمبر ۱۹۷۳ء، ص ٦١٠ ـ ٦١٦

عباد اللہ فاروقی

۴۹ ـ علامہ ابن حزم
الرحیم (حیدر آباد سندھ) ، مارچ ۱۹٦۷ء ، ص ٦۵۷ ـ ٦٦٦

عبدالحکیم شرف قادری

۵۰ ـ قاضی عیاض اور الشفاء
العارف (لاہور) ، شمارہ ۱ (محرم ۱۴۰۱ھ) ، ص ۳۵ ـ ۴۵

عبد الرشید عراقی

۵۱ ـ حافظ ابن عبدالبر قرطبی
حکمت قرآن (لاہور) ، اکتوبر ۱۹۹۰ء ، ص ۲۷ ـ ۳۰

قاضی عیاض مالکی

۵۲ ـ حکمت قرآن (لاہور)، فروری ۱۹۹۱ء ، ص ۲۷ ـ ۳۰

عبدالسلام ندوی (ع)

۵۳ ـ عربی خون کا ایک گرم قطرہ (اسپین کی اسلامی تاریخ کا ایک ورق)
معارف (اعظم گڑھ) ، فروری ۱۹۳۰ء ، ص ۱۳۳ ـ ۱۳۹

۵۴ ـ اندلس کا دماغی ترکہ کتب خانہ اسکوریال میں
معارف (اعظم گڑہ)، جولائی ۱۹۴۲ء ، ص ۵٦ ـ ۵۹

عبد العظیم اصلاحی

۵۵ ـ ہدایۃ المجتہد ابن رشد
معارف (اعظم گڑھ) ، اگست ۱۹۷۱ء ، ص ۱۰۹ ـ ۱۳۲

عبد اللہ عنان

۵٦ ـ اپنی تالیف تاریخ اسلام کے حیرت انگیز لمحات ، (ترجمہ:محمد عبد الوہاب ظہوری) میں [حیدر آباد دکن : نفیس اکیڈمی (۱۹۴۷ء)] ص ۱۷۴ ـ ۲۴۸

عبد الله قریشی

۵۷ ـ ہسپانیہ میں اقبال کے مشاہدات
ادبی دنیا (لاہور) ، اقبال نمبر ـ دور ششم ، شمارہ ۲۴ ،
ص ۱۵ ـ ۱۹

عبد الله کنون

۵۸ ـ فلسفی ابن رشد بحیثیت فقیہ
المعارف (لاہور) ، فروری ۱۹۷۰ء ، ص ۲۱ ـ ۳۰
عبید اللہ قدسی

عبید اللہ قدسی

۵۹ ـ ابن رشد اور علم کلام
فکرونظر (اسلام آباد) ، ستمبر ۱۹۷۸ء ، ص ۳۸ ـ ۴۹

عماد الملک

٦۰ ـ ابن رشد کی تصنیفات
معارف (اعظم گڑھ) ، جولائی ۱۹۲۷ء، ص ۵۰ ـ ٥٦

عمر فاروق ، ایس ـ ایم

٦۱ ـ اقبال اور ابن رشد
اپنی کتاب «طواسین اقبال»، جلد دوم ـ سوم میں میں ،[لاہور :
اقبال اکادمی پاکستان (۱۹۹۰ء)]، ص ٦۷ ـ ۷۱

عنایت اللہ، شیخ

٦۲ ـ تاریخ ادب اندلس (مؤلفہ پروفیسر گونثالیث پلنشیہ)
معارف (اعظم گڑھ) ، فروری ۱۹۲۹ء ، ص ۹۳ ـ ۹۹

محب الحسن

٦۳ ـ اسپین کی خانہ جنگی
جامعہ (دھلی) ، ستمبر ۱۹۳۸ء ، ص ۲۳۲ ـ ۲۴۷

محمد احمد صدیقی ،ڈاکٹر

۶۴ ـ عربی شاعری وخیالات کا اثر برونسا و اطالیہ کی شاعری پر
برهان (دهلی) ، مئی ۱۹۵۶ء، جون ۱۹۵۶ء، ص ۳۵۸ ـ ۳۶۸ ،
جولائی ۱۹۵۶ء ، ص ۳۰ ـ ۵۰

محمد اسماعیل ، مولانا

۶۵ ـ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی
الرحیم (حیدر آباد سندھ) ، اگست ۱۹۶۴ء ، ص ۲۱ ـ ۳۲

محمد بدیع الزمان

۶۶ ـ اقبال اور سرزمین اندلس
معارف (اعظم گڑھ) دسمبر ۱۹۸۹ء ، ص ۴۳۸ ـ ۴۵۵

محمد جعفر شاہ پھلواروی

۶۷ ـ حافظ ابن عبد البر
المعارف (لاہور) ، اپریل ۱۹۷۴ء ، ص ۳۵ ـ ۳۹

محمد حفیظ پھلواری

۶۸ ـ اندلس کے مسلمان حکمرانوں کی علمی خدمات
العلم (کراچی) ، اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۱ء ، ص ۱۰۳ ـ ۱۱۷

۶۹ ـ اسلامی اندلس کے دار العلوم
العلم (کراچی) ، جولائی تا ستمبر ۱۹۷۲ء ، ص ۸۳ ـ ۹۰

محمد حنیف ندوی

۷۰ ـ علامہ ابن حزم اندلسی کا ایک مکتوب
المعارف (لاہور) ، نومبر ـ دسمبر ۱۹۸۴ء ، ص ۶۷ ـ ۷۸

محمد خالد مسعود

۷۱ ـ امام ابو اسحاق شاطبی
المعارف (لاہور) جون ۱۹۷۷ء ، ص ۱۷ ـ ۲۳

محمد ذوقی شاہ،سید

۷۲۔ حضرت محی الدین ابن عربی

کیپٹن واحد بخش سیال کی مرتبہ کتاب "مضامین ذوقی" میں ، [کراچی : محفل ذوقیہ (س . ن)] ص۷۰۔ ۸۵

محمد سعید شیخ

۷۳۔ فلسفہ اور مذہب میں تطبیق، ابن رشد کی نظر میں

المعارف (لاہور)، مئی ۱۹۷۳ء ، ص ۱۵ ۔ ۲۱

محمد صابر خان، ڈاکٹر

۷۴۔ قاضی صاعد الاندلسی اور ان کی تاریخ علوم

معارف (اعظم گڑھ)، اگست ۱۹۸۰ء ، ص ۸۱ ۔ ۹۸

محمد صغیر حسن معصومی

۷۵۔ ابن باجہ الاندلسی

معارف (اعظم گڑھ) ، فروری ۱۹۵۴ء، ص ۸۵ ۔ ۱۰۵، مارچ ۱۹۵۴ء ، ص ۱٦۵ ۔ ۱۹۲

۷٦۔ ابن باجہ کا نظریہ الحان و نغمات

فکرونظر (اسلام آباد)، ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۷۹ء ، ص ٦۱ ۔ ٦۸

محمد عثمان سلجوقی

۷۷۔ اسپین : مسلمانوں کے عہد خلافت میں

العلم (کراچی)، اکتوبر تا دسمبر ۱۹٦۳ء ، ص ۳۹

محمد عنایت اللہ

۷۸۔ جغرافیۂ اندلس

مذاکرات (مجلس مذاکرۂ علمیہ کے یک سالہ مضامین)، ۱۹۲۵ء میں، [حیدر آباد دکن : دار الطبع جامعہ عثمانیہ سرکار عالی (س . ن)] ص۳۱ ۔ ۳۴

محمد فیروز فاروقی

۷۹ ـ عظیم مسلمان جغرافیه دان (الادریسی)
فکرونظر (اسلام آباد) ، نومبر ۱۹۷۴ء، ص ۲۹۸ ـ ۳۰۸

محمد لطفی

۸۰ ـ محی الدین ابن العربی (۸)
فاران (کراچی)، ستمبر ۱۹۶۱ء ، ص ۳۲ ـ ۳۷

محمد نعیم صدیقی ندوی

۸۱ ـ الموافقات شاطبی (اسلامی قانون کی ایک اہم کتاب)
معارف (اعظم گڑھ)، جولائی ۱۹۷۸ء ، ص ۲۳ ـ ۳۸

محمد یوسف، ڈاکٹر سید

۸۲ ـ اقبال اور عبدالرحمن الداخل
اقبال (لاہور)، اکتوبر ۱۹۶۸ء،

۸۳ ـ "مسجد قرطبہ" (۹) کا مرکزی خیال : تاریخ کی روشنی میں
اقبال ریویو (کراچی)، جولائی ۱۹۶۸ء ، ص ۶۹ ـ ۷۸

محمد یونس فرنگی محلی

۸۴ ـ ابن الطفیل اور اس کا فلسفہ
معارف (اعظم گڑھ) ، جنوری ۱۹۲۲ء ، ص ۱۸ ـ ۲۸

محمود اقبال

۸۵ ـ ابن باجـہ
وجدان (کراچی) ، اپریل ۱۹۶۹ء ، ص ۱۰۳ ـ ۱۰۷

مسعود حسن

۸۶ ـ مراتب الاجماع لابن حزم
مجلہ علوم اسلامیہ (علی گڑھ) ، دسمبر ۱۹۶۰ء ،
ص ۱۲۳ ـ ۱۲۸

مصطفی الشکعه، ڈاکٹر

۸۷ ۔ اندلس کا اسلامی تمدن (مستشرقین کی نظر میں)
معارف (اعظم گڑھ) ، جنوری ۱۹۸۸ء، ص ۵ ۔ ۲۸ ، فروری ۱۹۸۸ء، ص ۸۵ ۔ ۱۰۶ ، مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۱۶۵ ۔ ۱۸۱، اپریل ۱۹۸۸ء ، ص ۲۴۵ ۔ ۲۶۵

مظفر حسین وڑائچ

۸۸ ۔ اقبال اور ہسپانوی شخصیات
اقبال (لاہور) ، اکتوبر ۱۹۷۳ء

۸۹ ۔ اقبال اور ہسپانیہ
اقبال (لاہور)، اکتوبر ۱۹۷۴ء

۹۰ ۔ اقبال کا سفر ہسپانیہ
اقبال (لاہور)، اپریل ۱۹۷۵ء ، ص ۶۳ ۔ ۸۰

معارف (ادارہ)

۹۱ ۔ اندلس کی عربی شاعری کا اثر یورپ کی شاعری پر
معارف (اعظم گڑھ)، اگست ۱۹۲۴ء ، ص ۱۳۶ ۔ ۱۳۷

مناظر احسن گیلانی

۹۲ ۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا نظریۂ علم
معارف (اعظم گڑھ)، فروری ۱۹۴۵ء، ص ۲۷ ۔ ۳۴، مارچ ۱۹۴۵ء ، ص ۵۱ ۔ ۵۷

۹۳ ۔ مجالس الشیخین یا دل کا چین (۱۰)
اپنی کتاب «مقالات احسانی» میں، [کراچی : ادارۂ مجلس علمی (۱۹۵۹ء)] ص ۳۹۳ ۔ ۴۹۳

۹۴ ۔ مسلمانوں کا اندلس : خود ان کی نظر میں
معارف (اعظم گڑھ)، نومبر ۱۹۵۳ء ، ص ۳۴۹ ۔ ۳۶۳، دسمبر ۱۹۵۳ء ، ص ۴۰۵ ۔ ۴۲۵، جنوری ۱۹۵۴ء ، ص ۲۹ ۔ ۴۱

منظور حسین

٩٥ ۔ ابن رشد

ہمایوں (لاہور) ، دسمبر ١٩٣١ء

مہربان علی خان

٩٦ ۔ اندلس میں اسلامی سلطنت کے زوال کے اسباب

خدا بخش لائبریری جرنل (پٹنہ)، شمارہ ٣١ ۔ ٣٣ ،

ص ٨١٥ ۔ ٨١٩

نذیر حسین ، شیخ

٩٧ ۔ ابن عطیہ اندلسی

معارف (اعظم گڑھ) ، اکتوبر ١٩٨٧ء ، ص ٢٩٦ ۔ ٣٠٢

نیاز فتح پوری

٩٨ ۔ اندلس کے آثار علمیہ یورپ میں

نگار (لکھنئو) ، دسمبر ١٩٢٣ء ، ص ٢٧ ۔ ٣٣ ، جنوری و فروری ١٩٣٨ء ، ص ١٣٦ ۔ ١٥١

٩٩ ۔ قصر الحمراء

نگار (لکھنئو) ، فروری ١٩٢٦ء ، ص ٧٦

وحید اشرف، ڈاکٹر سید

١٠٠ ۔ آٹھویں صدی ہجری میں ایران اور ہندوستان میں ابن عربی کے افکار پر ردعمل

دانش (اسلام آباد) ، ١٣٦٥ھ ش ، ص ١٠٣ ۔ ١٢٥

وحید الدین سلیم ، سید

١٠١ ۔ ابن جبیر اور اس کی سیاحت

معارف (علی گڑھ) ، جولائی ، اگست اور ستمبر ١٨٩٨ء کے شماروں میں، نیز شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کی مرتبہ کتاب

,مضامین سلیم، جلد دوم میں، [کراچی : انجمن ترقی اردو پاکستان (۱۹۶۱ء)] ص ۵ ـ ۵۹

حواشی

۱ ـ ابن سید الناس کی مختصر تالیف ,,نور العیون فی سیر الامین المامون،، کو شاہ ولی اللہ نے عربی سے فارسی میں منتقل کیا ـ شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ سرور المحزون کے اردو میں تراجم ہوئے اور شرحیں لکھی گئیں ـ

۲ ـ روضۃ التعریف لجب الشریف (تصوف)

۳ ـ جبل الطارق کے ساحل پر طارق بن زیاد نے اپنی کشتیاں جلا دینے کا حکم دیا تھا ـ اقبال نے پیام مشرق میں اس واقعہ کو نظم کیا ہے ـ ع طارق چو بر کنار اندلس سفینہ سوخت

۴ ـ تالیف ابو القاسم الزہراوی

۵ ـ ترجمہ از ڈاکٹر محمد ریاض

۶ ـ ترجمہ از ڈاکٹر ریاض الحسن

۷ ـ ترجمہ از پروفیسر محمد سرور

۸ ـ ترجمہ از محمد حسام اللہ شریفی

۹ ـ علامہ اقبال کی معروف نظم

۱۰ ـ مجالس الشیخ اکبر قدس سرہ و مجالس مولانا روم قدس سرہ

★★★★